السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنے بیمار بھائی کی وجہ سے ایک دن کے روزے کی نذرمانی تھی مگر حالات ایسے رہے کہ میں روزہ نہ رکھ سکا اور یہ بھائی بھی فوت ہوگیا توکیا اب اس کی وفات کے بعد بھی روزہ رکھ سکتا ہوں؟ ایک روزہ رکھوں یا دو روزے؟ میں نے دو دفعہ اپنے اس فوت شدہ بھائی کی قبر کی بھی زیارت کی ہے۔ کیا اسلام میں یہ جائز ہے؟ اور کیا یہ حقیقت ہے کہ زندہ لوگ جب میت کی قبر کی زیارت کریں تو فوت شدہ شخص کو اس کا علم ہوجاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ نے مشروط نذرمانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے بھائی کو شفا عطا فرمائی تو آپ ایک روزہ رکھیں گے اور وہ شفا سے قبل ہی فوت ہوگیا تو پھر آپ کیلئے یہ روزہ رکھنا لازم نہیں ہے چنانچہ سوال سے بھی بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی وفات صحت یاب ہونے سے پہلے ہوگئی۔

آپ کیلئے یہ جائز ہے کہ اپنے فوت شدہ بھائی کی قبر کی زیارت کیلئے ایک یا دو یا اس سے بھی زیادہ دفعہ جائیں لیکن اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ آپ ہمیشہ قبر کی زیارت کرتے رہیں کیونکہ ایسا کرنا مشروع نہیں ہے۔ ہاں یہ جائز ہے کہ کبھی کبھی زیارت کے لئے جائیں اور دعا کریں جہاں تک زیارت کرنے والے کو پہچاننے کا تعلق ہے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے:

«مَا مِنْ أَحَدٍ مَرَّ بِقَبْرِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ كَانَ يَعْرِفُهُ فِي الدُّنْيَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ إِلَّا عَرَفَهُ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ» (الاستذکار)

''جب بھی کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں جانتا تھا اور اسے سلام کہتا ہے تو وہ (میت) سے پہچان کر اس کے سلام کا جواب دیتا ہے''۔

اس حدیث کو عبدالبرؒ نے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ حافظ ابن قیمؒ نے ان کے حوالہ سے "کتاب الروح'' میں درج کیا اور ان سے اتفاق کیا ہے۔ (ابن عبدالبرؒ نے یہ روایت ذکر کرنے کے بعد سکوت اختیار کیا ہے۔ اسے صحیح قرار نہیں دیا اور ابن عبدالبرؒ کا یہ سکوت روایت کے صحیح ہونے کی علامت قطعاً نہیں۔ العلل المتاہیة کی تعلیق میں شیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے اس روایت کی سند پر مختصر اور جامع نقد کرنے کے بعد یہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ روایت قابل حجت نہیں ہے۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: العلل المتاہیة بتحقیق الاسناد ارشاد الحق الاثری ۲/۰۳۴ '۹۲۴)

اس بات کا جاننا بھی ضروری ہے کہ زیارت فوت شدگان کی مصلحت اور زندہ انسانوں کی عبرت کیلئے ہونی چاہئے اور اس سے یہ مقصود نہیں ہونا چاہئے کہ ان مردوں کو پکارا جائے کیونکہ غیر اللہ کو پکارنا ایسا شرک اکبر ہے جس سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے اور پھر قبروں کے پاس دعا کی کوشش نہیں کرنی چاہئے کیونکہ مسجدوں میں دعا کرنا افضل ہے اور دعا کے ارادے سے قبروں کے پاس جانا بدعت ہے بلکہ یہ کبھی کبھی وسیلۂ شرک بھی بن جاتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص542

محدث فتویٰ